



سوال

(21) گستاخ رسول ﷺ کی شرعی سزا کے متعلق چند سوال اور جواب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال 1: ڈنمارک اور ناروے کے حکمرانوں نے کہا ہے کہ قرآن قتل انسانی سے منع کرتا ہے اور لہذا گستاخانہ خاکوں کے کارٹونسٹوں کے قتل کا مطالبہ قرآن کے احکام سے مطابقت نہیں رکھتا۔ کیا ان حکمرانوں کا یہ موقف صحیح ہے؟

سوال 2: کیا رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین نے کسی گستاخ رسول کو قتل کروایا ہے؟

سوال 3: مسلمانان عالم تحریک تحفظ ناموس رسالت مآب ﷺ کے سلسلہ میں جو مختلف انداز میں سراپا احتجاج ہیں کیا یہ مظاہرے، دھرنے، جلوس، شرعاً جائز ہیں؟

سوال 4: آپ نے نزدیک اس نازک اور شرعی مسئلہ کا کامیاب حل کیا ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ڈنمارک اور ناروے کے ان حکمرانوں کا یہ موقف از سر تا پا غلط ہے ہیں، قرآن بلاشبہ ناحق قتل انسانی سے نہ صرف سخت منع کرتا ہے بلکہ اس کی روک تھام کے لیے قصاص کا قانون بھی پیش کرتا ہے۔ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ بھی سناتا ہے۔ مگر یہ حکم اور قانون علی الاطلاق نہیں بلکہ مشروط ہے، یعنی جب کوئی فرد قرآن کی توہین کرتا ہے یا حامل قرآن کی گستاخی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچاتا ہے یا دین اسلام پر طعنہ زنی کرتا ہے تو وہ قرآن کے احکام اور نصوص کے مطابق واجب قتل ہے۔ جیسا کہ ائمہ کفر، سرکش معاندین اسلام، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے گستاخ انسانوں کو قرآن واجب القتل اور مباح الدم قرار دیتا ہے، تفصیل کا یہ موقع ہے اور نہ فرصت۔ سرے دست صرف دو آیات بطور نمونہ مشے از خروارے پیش خدمت ہیں:

وَإِنْ نَكَثُوا أَيْدِيَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَحَقِّبُوا لَهُمُ الْعَذَابَ الَّذِي لَآئِبِينَ لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ ۱۲ ... سورة التوبة

اگر یہ لوگ عہد و پیمانہ کے بعد بھی اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو تم بھی ان سرداران کفر سے بھڑ جاؤ۔ ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں، ممکن ہے کہ اس طرح وہ بھی باز آجائیں۔“

امام المفسرین ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں :

ای عالمہ انتقصوه ومن ہینا اخذ قتل من سب الرسول اللہ ﷺ او من طعن فی دین الاسلام او ذکرہ تنقص (تفسیر ابن کثیر سورہ توبہ: 12 ص 346)

کہ جب کفر کے لیڈر اسلام میں عیب چھنی کریں اور تنقیص کے مرتکب ہوں تو ان سے جنگ کرو۔

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ جو بد باطن رسول اللہ ﷺ کو گالی دے یا اسلام پر طعن کرے یا اس میں نقص نکالے تو وہ نام نہاد مسلمان ہو یا کافر، مرد ہو یا عورت، مغربی ہو یا مشرقی، جنوبی ہو شمالی، لیڈر ہو یا حکمران بش ہو یا اس کے چیلے چلنے واجب القتل مباح الدم اور اس کا قتل ہر اور رائیگاں ہے۔

فَان تَابُوا وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ ... سورة التوبة

”پھر حرمت والے مہینوں کے گزرتے ہی مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو۔“

امام ابن کثیر فرماتے ہیں :

ای من الارض وبذا عام المشور تخصیصہ بتحریم القتال فی الحرم (تفسیر ابن کثیر ج 2 ص 343)

کہ امان کے مہینوں کے بعد مشرکوں کو جہاں بھی پاؤ قتل کرنے میں دریغ نہ کرو، مگر مسجد حرام کے پاس جب تک وہ مسجد حرام کے پاس تم سے جنگ نہ کریں۔ ورنہ بصورت دیگر وہاں بھی ان کو تہ تیغ کرو۔

امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس آیت شریفہ کا مطلب یہ ہے کہ ان مشرکوں سے صرف میدان جنگ میں لڑنا ہی کافی نہیں بلکہ جس طریقہ سے تم ان پر قابو پا کر انہیں قتل کر سکتے ہو قتل کرو۔ (تفسیر کبیر) قرآن مجید کی پہلی آیت سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ اگر کوئی ذمی شخص دین اسلام میں طعنہ زنی کا مرتکب ہوگا تو اس عہد ذمہ کا عدم ہو جاتا ہے اور اس سے جنگ لڑنے کا ہمیں حکم ہے اور یہ امر ہر قسم کے شک و شبہ سے کہیں بالاتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے سے بڑھ کر دین اسلام میں کوئی طعن نہیں۔ کیونکہ اس سے شریعت کی توہین اور اسلام کی ہتک ہوتی ہے۔

صاحب سیف و قلم امام ابن تیمیہ حرانی رقم طراز ہیں :

ان الذمی اذا سب الرسول او سب اللہ او عاب الإسلام علانية فقد نكث ميثمه و طعن في ديننا لانه لا خلاف بين المسلمين وانه يعاقب على ذلك ويؤدب عليه (الصارم السلول ص 16)

اگر کوئی ذمی شخص اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ کو گالی دے یا علانیہ اسلام میں عیب نکالے تو اس نے اپنی قسم کو توڑ دیا اور ہمارے دین میں طعنہ زنی کا مرتکب ٹھہرا تو سزا کو بلا کسی اختلاف اور نزاع کے سزا دی جائے گی اور اس کی تادیب کی جائے گی۔“

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ مزید رقم طراز ہیں :

واما الشافعي فالمنصوص عنه نفسه ان عمده ينتقص بسب النبي ﷺ وانه يقتل. (الصارم السلول)

امام شافعی کے نزدیک نبی ﷺ کو گالی دینے سے معاہدہ ٹوٹ جاتا ہے لہذا اگر ذمی رسول اللہ ﷺ کو گالی دے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

امام ابن قیم ایک مقام پر بحث کرتے ہوئے تصریح فرماتے ہیں :



فيها تعيين قتل الساب لرسول الله صلى الله عليه وسلم، وأن قتله حد لا بد من استيفائه، فإن النبي صلى الله عليه وسلم لم يؤمن مقيس بن صباية، وابن نخل والجاريتين اللتين كانتا تغنيان بهجته، مع أن نساء أهل الحرب لا يقتلن كما تقتل الذرية، وقد أمر بقتل هاتين الجاريتين، وأبدرم أم ولد الأعمى لما قتلتها سيدا لأهل سبا النبي صلى الله عليه وسلم خارجة الحدود والنساء في تحريم الدم من حديث ابن عباس سنه قوى (زاد المعاد ج3 ص439)

یہ طے اور معین ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والے کی سزا قتل ہی ہے اور یہ تعزیر نہیں بلکہ حد ہے جس پر عمل کرنا فرض اور ضروری ہے کیونکہ نبی ﷺ نے مقيس بن صباية، ابن نخل اور ان دو لونڈیوں کو جو رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرتی تھیں کو قتل کر دیا (حالانکہ شریک جنگ کافروں کی عورتوں کو قتل کرنے کی شرعا اجازت نہیں جیسے کہ بچوں کو قتل نہیں کیا جاتا)۔

آخر میں ایک حدیث صحیح میں پڑھتے چلیے:

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله، وأن محمداً رسول الله، وليقيموا الصلاة، وليؤتوا الزكاة (صحیح بخاری ج1 ص8)

کہ عبد اللہ عمر رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ممجھے حکم ہوا کہ میں لوگوں سے اس وقت تک برسر پیکار اور معرکہ آراء رہا ہوں جب تک وہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی صدق دل سے گواہی نہ دیں اور نماز نہ پڑھیں اور زکوٰۃ دینے نہ لگ جائیں۔“

خلفائے راشدین اور صحابہ کالجماع:

اس بات پر خلفائے راشدین اور تمام صحابہ کالجماع ہے کہ گستاخ رسول واجب القتل اور مباح الدم اور اس کا قتل ہر اور رائیگاں ہے، یعنی اس کے قصاص میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا چنانچہ امام ابن قیم رقم طراز ہیں:

بذلجماع من خلفاء الراشدين ولا يعلم لهم في الصحابة مخالفت (زاد المعاد ج3 ص440)

ائمہ اربعہ کا فتویٰ:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اپنی کتاب ”الصارم السلول“ میں ارقام فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی ذات والاصفات کا گستاخ اور آپ ﷺ کو لینی والا اور گالی بجنے والا اگرچہ مسلمان ہو یا کافر بالاتفاق علمائے اسلام قتل کیا جائے گا اس میں کوئی بھی مخالفت نہیں، ائمہ اربعہ مالک ابو حنیفہ، شافعی، احمد بن حنبل اور دوسرے ائمہ کا یہی مذہب اور فتویٰ ہے۔

قرآن مجید کی مذکورہ بالا دونوں آیات، حدیث رسول، خلفائے راشدین، تمام صحابہ، ائمہ اربعہ، اور سلف و خلف کی تفسیر اور توضیح سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کو گالی دینے والا، دین اسلام میں عیب نکلنے والا اور قرآن کی توہین کرنے والا رسول اللہ ﷺ کے توہین آمیز خاکے پھلپنے والا کہے باشد مسلمان ہو یا کافر، مرد ہو یا عورت، واجب القتل اور مباح الدم ہے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ وغیرہ محققین اور اسلامی قوانین کے خواص ایسے بد نصیب کو توبہ کرنے کی مہلت دینے کے بھی قائل نہیں۔ لہذا ڈنمارک، ناروے وغیرہ ملکوں کے حکمرانوں کے اس ادعاء میں قطعاً کوئی صداقت نہیں کہ قرآن مطلق انسانی قتل کے خلاف ہے۔ اگر انہوں نے قوانین اور حدود کا مطالعہ کیا ہوتا تو اس مغالطے کا شکار نہ ہوتے۔

- هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

جواب سوال نمبر 2: جی ہاں عبد اللہ بن نخل اور اس کی 2 لونڈیوں کو قتل کر دیا تھا کہ وہ اپنے لگتوں میں رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرتی تھیں۔ اسی طرح انہوں جویرث بن نقید کو بھی آپ نے قتل کر دیا تھا کہ وہ آپ کی ہجو کا مرتکب تھا۔ (صحیح البخاری ج8 ص614) اسی طرح کعب بن اشرف یہودی کو قتل کر دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو ایذا



دینا تھا اور جو کرتا تھا (صحیح بخاری ج 2 ص 576) اور ابو رافع عبد اللہ بن ابی اسحاق کو قتل کروا دیا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں بکتا اور آپ کے دشمنوں کا تعاون کرتا تھا۔ اسی طرح مقیس بن ضبابہ کو بھی آپ کے حکم کے قتل کیا گیا وغیرہ غرضیکہ ایسے اور بھی بہت بد نصیب ہیں کہ جنہیں رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے کی پاداش میں قتل کر دیا گیا اور یہ عمل آج تک عظیم جلا آرہا ہے۔

جواب سوال نمبر 3: تحفظ ناموس رسالت کے لیے موجود جلوس، دھرنے، ہڑتالیں اور مظاہرے موجود جمہوری اور معروضی حالات میں شرعاً جائز لگتے ہیں مشہور عام صحیح حدیث ہے سے جواز کسی حد تک ممکن لگتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

من رأی منکرًا فلیغیرہ بیدہ، فإن لم یستطع فبلسانہ، فإن لم یستطع فبقلبہ، وذلك أضعف الإیمان (رواہ مسلم عن ابی سعید الخدری)

کہ تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اس کو زور بازو سے ختم کرے، اگر اس کا بازو میں اتنی طاقت نہ ہو تو زبان کیساتھ اس کا خلاف صدائے احتجاج بلند کرے، اور اگر صدائے احتجاج کی طاقت اور اجازت نہ ہو تو دل سے اس برائی کیساتھ سمجھوتہ نہ کرے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔

اور یہ بات عیاں راچہ بیاں کی مکمل مصداق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات برکات کے انکار کے بعد رسول اللہ ﷺ کی ذات والاصفات کی گستاخی، اسلام اور قرآن کی توہین اور گستاخی اکبر المشکرات اور تمام برائیوں سے بڑی برائی ہے۔

لہذا اس برائی کی خلاف مسلمانوں کا یہ احتجاج اور اشتعال و ہيجان ان کی قومی غیرت کا اظہار نہ صرف فطری اور طبعی امر ہے بلکہ روشن ضمیر مسلمانوں کے ایمان کی شناخت اور پہچان بھی ہے، اور یہ توہین آمیز خاکوں اور قرآن کی بے ادبی کے واقعات کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ یہ ایک طے شدہ پلان کا حصہ ہیں جس کے ذریعے اہل توحید کی اسلامی غیرت اور ملی جذبات کا جائزہ لینے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ تاکہ بعد ازاں اسلام اور مسلمانوں پر کاری ضرب لگا کر ان کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ یعنی یہ فری یسن اور صہیونی تحریک کی ابتدائی کارروائی لگتی ہے۔ لہذا ان توہین آمیز خاکوں کے خلاف اہل توحید، گيور مسلمانوں اور رسالت کے پروانوں کے یہ جلوس، دھرنے، ہڑتالیں اور مظاہرے چونکہ جمہوری دور میں صدائے احتجاج کے مختلف انداز اور مظاہر ہیں، اس لیے یہ نہ صرف شرعاً جائز ہیں بلکہ مسلمانوں کا ملی، شرعی، آئینی، قانونی اور اخلاقی فریضہ ہے اور بقائے باہمی کے اصولوں کے عین مطابق ہے مگر توڑ پھوڑ کے ہم حامی نہیں۔ یہ ملکی املاک کا اتلاف ہے جس کی تائید نہیں کی جاسکتی۔

جواب سوال نمبر (4): جیسا کہ ہم سوال نمبر 3 کے جواب میں لکھ چکے ہیں کہ امریکہ میں توہین قرآن کے دلوز واقعات اور ڈنمارک اور دوسرے مغربی ممالک کی طرف سے بے لگام صحافت اور آزادی اور اظہار رائے کے ہانہ رسول اللہ ﷺ کی توہین پر مبنی روح فرسناخا کے کوئی اتفاقی حادثہ نہیں۔ بلکہ امت مسلمہ کی اسلامی حمیت دینی عصبيت قومی غیرت اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت اور عقیدت شیفنگی وابستگی اور قرآن مجید کی صداقت اس کی تلاوت اور اس کے جہادی احکام کے ساتھ گرویدگی اور وارفتگی کی بنیادوں کی مضبوطی اور گہرائی کا جائزہ لینا مقصود ہے اگر یہ بنیادیں کھوکھلی اور ناپائیدار ثابت ہوں تو مناسب وقت پر اپنی حربی قوتوں کو یججا کر کے مسلمانوں پر کاری ضرب لگا کر اسلام اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے اوجھل اور نابود کر دیا جائے یا پھر علی الاقل اسلام کے دونوں مرکزوں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ حفظہما اللہ پر قبضہ کر کے عالم اسلام اور دوسرے مسلم ملکوں کو اپنی نو آبادیات بنا لیا جائے فری یسن اور صہیونی تحریکیں مسلمانوں کی بیج کنی جیسے غیر انسانی اور ناپاک مقاصد کے حصول کیلئے انڈر گراؤ سازشوں کا سامنا بانا تیار کرنے میں شب و روز مصروف چلی آرہی ہیں اس تناظر میں یہ ہڑتالیں، دھرنے اور مظاہرے اپنی تمام تر افادیت کے باوجود اس ملی شرعی اور قومی مسئلے کے مستقل اور پائیدار حل نہیں اس لیے ہمارے نزدیک مستقل اور پائیدار حل کیلئے بعد دیگر حسب ضرورت مندرجہ ذیل اقدامات اٹھانے لازمی اور ناگزیر ہیں۔

(1) : - - - سب سے پہلے اقوام متحدہ کے تمام مسلمان ارکان اس قدر منظم اور بھرپور مطالبہ کریں کہ وہ اسلام سمیت رائج مذاہب ان کی کتابوں کو ان کے انبیاء کے ناموس کے تحفظ کیلئے بین الاقوامی تعزیری قانون سازی پر مجبور ہو جائے۔

(2) : - - - اگر اقوام متحدہ اس پر تیار نہ ہو تو سلامتی کونسل اور دوسرے بین الاقوامی اداروں پر دستک دی جائے اگر وہاں بھی کامیابی نہ ہو تو پھر نہ صرف ان تمام اداروں کا بائیکاٹ کر کے امریکہ، ڈنمارک، ناروے اور ان کے حامی ملکوں کے سفارت خانے بند کر دیے جائیں اور اپنے سفیر واپس بلا کر ان سے کیے گئے تمام سیاسی اقتصادی معاہدے کھدم قرار دے کر



اپنا الگ اسلامی بلاک اور تجارتی منڈی قائم کی جائے۔

(3)۔۔۔۔۔ ان ملکوں کو تیل کی سپلائی بند کر دی جائے اور عرب کے سرمایہ دار شیوخ اور دوسرے تمام مسلمان سرمایہ دار مغربی ملکوں کے بینکوں سے اپنا سرمایہ نکال کر اپنی بین الاقوامی اسلامی بینک قائم کر کے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کریں اللہ کا دیا ہمارے پاس سب کچھ موجود ہے۔ یہ کوئی انہونا کام نہیں ضرورت صرف اسلامی عصیبت، دینی حمیت اور قومی غیرت اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غیر مشروط مگر مخلصانہ محبت اور توکل علی اللہ کی ہے۔ اللہ کے فضل سے دولت ہمارے پاس ڈاکٹر عبدالقادر جیسے کہنہ مشق ایٹمی سائنسدان موجود بین الاقوامی شہرت کے مالک بیج و کلاء سفراء اور دانشور صحافی اور پالیسی ساز اور کہنہ مشق جنرل اور لاکھوں کی تعداد میں مسلح افواج، ایٹم بم اور میزائل موجود اور مزید تیار کرنے کی صلاحیت موجود۔ لہذا اقوام متحدہ کے مقابلے میں مسلم امہ کے روشن مستقبل کیلئے مالی، جانی قربانی سے دریغ نہیں ہونا چاہیے۔ اگر امت مسلمہ ایسا نہیں کرتی تو مسلمان حکمران، فرمان روا، لیڈر اور سرمایہ داریہ یاد رکھیں کہ ان کی حوس اقتدار ان کی عیش و عشرت اس کو دنیا میں ذلت و خواری سے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچانہ سکیں گی۔

کیونکہ اسلام کا فروغ استحکام ناموس رسول کے تحفظ کامیاب حل صرف جہاد فی سبیل اللہ میں مضمر ہے اور جہاد فی سبیل اللہ کیلئے اتحاد اور اسلامی بلاک کا قیام بعجلت تام از بس ضروری اور ناگزیر ہے۔ لہذا اسلامی بلاک بنا کر اپنے تمام مالی، سیاسی، ایٹمی وسائل جمع کر کے جہاد فی سبیل اللہ کا اعلان کر دینا چاہیے۔ پھر دیکھیے اللہ کی نصرتیں اور مدد کس طرح سے غزبان فی سبیل اللہ کا استقبال اور قدم بوسی کرتی ہیں۔ **إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ** ڈاکٹر اقبال بھی مسلمانان عالم سے یہی مطالبہ کرتے کرتے اللہ کو پیارے بھگتے ج

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے

کشمیر کے ساحل سے لیکر تاجکستان کا شغریہ

اللهم اعز الاسلام والمسلمين جيئنا كانوا مشارق الارض ومغاربها

ایس دعا از من و جملہ جہاں آباد (عفیض)

دادیم نشان زنج مقصود ترا ما گرنہ رسیدیم تو شاید برسی

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج 1 ص 166

محدث فتویٰ